طاہر شاہ یوسف زئی

اسلام کا فلسفہ حیات

زندگی کے متعلق اسلام کا تصور بڑا جامع ہے اس میں زندگی کے کسی شعبے کو نظر انداز نہیں کیا گیا ہے اس میں انسان کی روحانی اور جسمانی دونوں پہلوں کو مدنظر رکھا گیا ہے اس کی بنیاد ایمان اور عمل پر رکھی گئی ہے قرآن پاک میں فلسفہ حیات کو یوں واضح کیا گیا ہے۔

"کہہ دیجئے بلاشبہ میری نماز میری قربانی میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو جہانوں کا پروردگار ہے۔"

اسلامی زندگی نہ صرف روح کے لیے غذا مہیا کرتی ہے، بلکہ بدن کے بھی جملہ تقاضے پورے کرتی ہے بدن کی نشوونما کے لیے حلال رزق مطلوب ہے جب کہ روح کی غذا ذکر خداوندی میں رکھی گئی ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے روح کو سکون ملتا ہے اور پاکیزگی عطا ہوتی ہے اسلام روح اور مادہ کا حسین امتزاج پیش کرتا ہے اسلامی زندگی مسلسل جدوجہد سے بھری ہوئی ہے قرآن پاک میں ارشاد ہے ان لیس للانسان الا ما سعیٰ (۵۳-۳۹) "اور یہ کہ اس کو اتنا ہی پھل ملتا ہے جتنی وہ کوشش کرتا ہے" نبی کریمؐ نے فرمایا ہے وَمَن جدّ وجَدَ "جس نے کوشش کی پا لیا"

اسلام کا تصور حیات بڑا جامع ہے انسان کی پیدائش سے لے کر موت تک نیز ہر شعبہ حیات کے لیے منشور پیش کیا گیا ہے، اسلام ہر کام میں میانہ روی کا درس دیتا ہے نہ تو اسلام رہبانیت کا درس دیتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کے احکام سے لاتعلقی کا طریقہ بتاتا ہے۔ اسلام انسان کو خلاف طبیعت کام کرنے پر مجبور نہیں کرتا اور نہ اس کے فطری میلانات کو کچلتا ہے بلکہ وہ توازن اور اعتدال کے ساتھ فطرت انسانی کو مہذب بناتا ہے تاکہ فرد کی شخصیت فطری میلانات کے دباؤ اور اقتدار عالیہ کے مطالبات کے درمیان مٹ کر نہ رہ جائے اسلام کی نظر میں انسان نہ تو فرشتہ ہے اور نہ شیطان، اگرچہ کبھی کبھی انسان برائیوں کی گرفت میں آ کر شیطان بھی بن جاتا ہے اور امور خیر کے کاموں میں ترقی کرتا ہوا فرشتہ بھی بن جاتا ہے مگر طبعی حالات میں وہ ان دونوں حدوں کے درمیان ہی ہوتا ہے اور خیر و شر دونوں عناصر اس میں موجود رہتے ہیں۔ کوئی بھی عنصر اس پر خارج سے مسلط کیا ہوا اور غیر طبعی نہیں ہوتا اسلام کا بلند تر مقصد یہ ہے

کہ فرد کے نفس میں توازن و اعتدال پیدا ہو تاکہ فرد کے اعتدال سے معاشرے میں توازن اور معاشرے کی ۔۔۔ سے پوری انسانیت میں توازن پیدا ہو۔ اس کام میں فرد بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور یہی وہ بنیاد ہے جس پر اسلام کی عمارت تعمیر کی جاسکتی ہے۔

اسلام عدم توازن اور بے اعتدالی کو پسند نہیں کرتا۔ اسلام کا مقصد تو یہ ہے کہ انسان جن طریقوں پر اپنے دنیاوی میلانات کی تکمیل کرے وہ پاکیزہ ہونے چاہیئے تاکہ مادی زندگی پاکیزہ اور بلند ہو۔ انسان اللہ تعالیٰ کی نعمت خلافت کا حقدار بن جائے۔ اب یہ اُس پر ہے کہ وہ اپنے تئیں خلافت ار اہل ثابت کرے۔

اسلامی زندگی کا فلسفہ یہ ہے کہ یہ زندگی خدا کی امانت ہے اسے مقررہ مدت تک اللہ کی اطاعت بسر ہونا چاہیئے ارشاد باری تعالےٰ ہے۔ خلق الموت والحیات لیبلوکم ایکم احسن عملا، ہم نے موت و حیات کو محض اس لیے بنایا تاکہ آزمائش کرسکیں کہ کون تم میں سے بہترین عمل کرتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے انسان کو ایک خاص مقصد کے لیے دنیا میں بھیجا ہے اور وہ مقصد اللہ تعالےٰ کے احکام کی پیروی ہے ارشاد ربانی ہے "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" اور میں نے جن اور انسانوں کو محض اس لیے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔"

عبادات میں جملہ ارکان کی بجا آوری لازمی قرار دی گئی ہے اس کے لیے عظیم تر مقصد کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اس لیے ارکان اسلام کو بنیادی ستون قرار دیا گیا ہے اور ان بنیادی ستون کا معمار قادر اور علیم و بصیر ذات ہے وہ ہمہ دان و ہمہ گیر ہے اُس نے اسلام کی بنیادوں کو انسان کے دل کی گہرائیوں سے اُٹھایا ہے اب اس کو جتنا بھی بلند کئے جائیں گے یہ جائے گی اور کسی حال اور کسی انقلاب میں متزلزل نہیں ہوتی بلکہ حوادثات زمانہ اس میں سختی پیدا کرتے ہیں جتنا بھی کفر و باطل کی قوتیں اس کو زیر کرنے کی کوشش کرتی ہیں اتنی ہی یہ مضبوط اور پائیدار ہوتی ہے اس کی اسی قدرت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ۔۔۔ نے فرمایا ہے۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ اُبھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

اور اسی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے اس کی بنیادوں کو پائیداری و استواری بخشی ہے۔ اللہ ۔۔۔ نے انسان کو نیابت الٰہی کا تاج پہنایا ہے اُسے خدائی فوج دار بنایا گیا ہے اسے ظلم ۔۔۔

شرک اور عصیان سے بچ کر خالق کائنات کے سامنے جھکنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کا خطاب دے کر مخلوق خداوندی کا حاکم اور صرف ذاتِ خداوندی کا محکوم بنا دیا ہے اور یہ دنیا اس کے لیے امتحان اور آزمائش کی جگہ ہے انسان مجبور محض نہیں ہے اور نہ مختار کل ہے بلکہ بین بین ہے۔ وہ اپنی محنت و کاوش کے اجر و ثواب اور مکافات عمل سے محروم نہیں رہتا لہٰذا اس دنیا میں حصول خیر کے لیے جہد مسلسل اور سعی مشکور کی از حد ضرورت ہے۔ اسلام نے مقام انسانیت کو جس قدر بلند کیا ہے وہ کسی مذہب میں موجود نہیں ہے عیسائیت نے انسان کو پیدائشی گنہگار قرار دیا ہے۔ ہندوں مت میں ذات پات کے مسئلے سے انسان کو رسوا کر دیا گیا ہے جبکہ اسلام نے مقام انسانیت کو جس قدر بلند کیا ہے وہ کسی مذہب میں موجود نہیں اس کی تخلیق کو احسن کہا ہے۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ تحقیق ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے۔ دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وھو فضلکم علی العالمین اور اس نے تم کو مخلوقات پر فضیلت دی۔" اللہ کریم نے آدم کو بہترین صورت پر پیدا فرمایا اسلام نے انسان کی اس عظمت کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے اس کو دی ہے یہ تعلیم دی ہے کہ ہر انسان دوسرے انسان کی عزت و تکریم کرے خلوص اور انس و محبت سے پیش آئے۔ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ محبت اس سے کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے سب سے زیادہ بھلائی کرتا ہے۔